International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:03, Issue: 02,July-Dec 2023
PP: 42-55

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

ہدایا/تحائف کا تصور: اسلامی اور تالمودی تعلیمات کا تقابلی مطالعہ

The Concept of Gifts: A comparative study of Islamic and Talmudic teachings

Saad Jaffar
Lecturer Islamic studies, Department of Pakistan Studies, Abbottabad University of Science and Technology, KPK, Pakistan
Email: *Saadjaffar@aust.edu.pk*

Abstract

In ancient times, social life was revolved around limited lines and the main symbol for strengthening relationships in a society was the exchange of gifts. This helped to express sincerity, devotion and love for friends, relatives, neighbours and teachers. According to Islamic teachings, sincerity, sacrifice and emotions are great gifts and the giver gives according to his ability with good intention and sincerity because the rightness of sincerity and intention creates an atmosphere of pleasure and love in the hearts. It is the best and most effective means of building unity and consensus. It is not the price of the thing in the gift, but the command to keep an eye on sincerity. The givers should also give something socially as a gift, which is considered praiseworthy and causes the relationship to be connected and not to break. In modern times, the practice is almost non-existent or vanishing from social screen. Similarly, gifts were given on the occasion of marriage are later demanded to be returned after mutual disharmony, which is undesirable and invalid. The current research work is an attempt to bring the Islamic and Talmudic concepts about gifts and Hadiya into the limelight because both divine religions presented various thematic views which illuminate the sympathetic and loving feelings of giving and taking gifts. Giving to the needy not only fulfill his needs but also increase the sense of sacrifice and compassion. Descriptive approach with the help of primary and

secondary sources e.g. Holy Quran, Talmud, books of contemporary era and articles are highlighting the benefits and importance of today's gifts, in the light of Islamic teachings and Jewish jurisprudential sources Talmud.

KeyWords: *Gifts, Jurisprudential Sources, Talmud, Relationship, Scholars, Islamic teachings.*

موضوع کاتعارف

معاشرتی وسماجی تعلقات کو مضبوطی سے استوار کرنے یا معاشرہ کے نادار افراد کو مالی اعتبار سے مستحکم کرنے کے لیے تحائف اور مالی تعاون کا سلسلہ تمام مذاہب میں موجود ہے۔مالی تعاون کے سلسلے میں ہدایا یا ہبہ کی اہمیت وافادیت کسی تعارف کی محتاج نہیں، ان میں آپسی تعلقات، باہمی خوشگوار ربط اور لازوال محبت والفت کا راز اسی میں مضمر ہے، نیز ان کا ااصل مقصد معاشرہ کے غریب ومسکین طبقہ کی بھوک، پیاس اور کپڑوں، جیسی ضروریات زندگی کو پورا کرکے سوسائٹی کو پرامن بنانا اور گندگی وشر کا خاتمہ کرنا ہے، تاکہ مخلوق خدا کی احتیاجی کو دور کیا جاسکے ،آپسی محبت والفت ،اعتماد واتحاد کی فضاء قائم کی جاسکے، چنانچہ ہدایا اور تحائف کے فوائد واہمیت کے پیش نظر اسلامی تعلیمات اور یہودی فقہی مآخذ "تالمود" کی روشنی میں تحائف کے تصور ونظریہ سے آگاہی حاصل کی جائے گئی، تاکہ ہدایا اور تحائف کے بارے میں دونوں ادیان کا نقطہ نظر معلوم اور طریقہ کار کی بابت علم ہوسکے۔

تالمود میں ہدیہ کا تصور:

تالمود میں مختلف مقامات پر تحائف سے متعلق احکامات بیان ہوئے ہیں۔مختلف تہواروں پر دوستوں، عزیز واقارب اور مساکین وغرباء کو تحائف سے نوازنے کا حکم دیا ہے۔ جن کا مقصد آپسی تعلقات کو مضبوط کرنا ہوتا ہے یا سماجی تعلقات میں بہتری لانا۔ تالمود سماجی اعتبار سے تحائف دینے کی تلقین کرتی ہے، جیسے استاد، رشتہ دار، دلہا ودلہن کو۔ اسی طرح مذہبی تحائف کی بھی تلقین کرتی ہے، جیسے پادریوں اور پیشواؤں کی تحائف کے ذریعے مدد کرنا، نیز کاروبار کو وسعت دینے اور روابط بڑھانے کے لیے کاروباری تحائف کو بھی درست قرار دیتی ہے۔ تالمود کی رُو سے تحائف کی مشہور صورتوں پر اختصاراً روشنی ڈالی جاتی ہے۔

ہدیہ کی مشہور صورتیں:

Machatzit HaShekel:

یہ اصطلاح عبرانی زبان سے مآخوذ ہے اس سے مراد سکہ کا نصف Shekel ہے، یعنی سکہ کے نصف کو بطور عطیہ دینا۔اس کارواج مقدس ہیکل کے زمانہ میں بہت زیادہ تھا۔ لوگ ایک دوسرے بطور عطیہ نصف Shekel سکہ دیتے تھے۔

"MachatzitHaShekel) Hebrewמחצית השקל : (refers to the half-shekel coin that was required to be given as a donation in the times of the Holy Temple in Jerusalem. The practice of donating the half-shekel dates back to the biblical times."(1)

(MachatzitHaShekel) (عبرانی: מחציתהשקל) سے مراد نصف Shekel سکہ ہے جو یروشلم میں مقدس

ہیکل کے زمانے میں بطور عطیہ دیا جاتا تھا۔ نصف Shekel عطیہ کرنے کا رواج بائبل کے زمانے سے ہے۔)

یہ عطیہ صرف بیس سال سے زائد عمر کے صرف یہودی مردوں کو دیا جاتا تھا، اس کے علاوہ ہیکل کی موجودگی میں، اِس کی دیکھ بھال اور اُس کے خادمین کو بھی دئے سکتے تھے۔آج کل اس عطیہ کا استعمال کا طریقہ کار یہ ہے۔

"Today, Jews practice the practice of donating a symbolic amount of half a shekel to charity during the month of Edar as a reminder of this biblical commandment."(2)

(آج بھی یہودی بائبل کے اس حکم کو یاد دہانی کے طور پر عدار کے مہینے میں نصف Shekel کی علامتی رقم خیرات کے لیے عطیہ کرنے کے رواج پر عمل پیرا ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ عبادت گاہیں اور فلاحی تنظیمیں اس فنڈ کو جمع کر کے اپنے اعتبار سے استعمال کرتی ہیں۔)

آیا تغیر زمانہ کے باوجود بھی آج یہودی یہ عطیہ عموماً سکہ کی شکل میں دیتے ہیں یا سکہ کی رقم کا تعین کر کے یہودی اپنی مقامی کرنسی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اتنی رقم عطیہ کر دیتے ہیں۔

"The donation is usually given in the form of a coin, and the amount is set at half a shekel in the local currency."(3)

(عطیہ عام طور پر ایک سکے کی شکل میں دیا جاتا ہے، اور رقم کا تعین مقامی کرنسی سے نصف Shekel کے برابر ہوتا ہے۔)

الغرض عطیہ کی سب سے قدیم صورت نصف شیکل سکہ ہے۔ جس پر مقدس ہیکل کے زمانہ میں نہایت اہتمام سے عمل کیا جاتا تھا، البتہ تغیر زمانہ کی وجہ سے اس پر عمل کچھ ترک ہوگیا۔ مذہبی احکامات پر جان نچھاور کرنے والے لوگ آج بھی عطیہ (تحفہ) کی اس صورت پر عمل کرتے ہیں اور نصف شیکل سکہ کی قیمت کا تعین کر کے اپنی کرنسی کے مطابق رقم عطیہ کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض ہیکل (عبادت گاہیں) اور فلاحی تنظیمیں اس عطیہ کو حاصل کر کے اپنے اعتبار سے خرچ کرتی ہیں۔

MatanotLa'evyonim:

Purim کے چھٹی میں غریبوں اور دوستوں کو تحفے دینے کے عمل کی کہا جاتا ہے۔ یہودی قانون کے مطاب Purim کے موقع پر ہر یہودی کم از کم دو دوستوں کو تحفے دے اور غریب کی صدقہ کے ذریعے یا تحفہ کے ذریعے مدد کرے۔ اس تحفہ یا صدقہ دینے کے عمل کو مٹانٹ لیویوم کہا جاتا ہے۔

"According to Jewish law, every Jew is obligated to give charity to at least two poor individuals on Purim, and it is preferable to give directly to the poor rather than through a middleman. The amount of charity given should be enough for a meal, or the equivalent value in money." (4)

(یہودی قانون کے مطابق، ہر یہودی Purim پر کم از کم دو غریبوں کو صدقہ دینا فرض ہے، اور یہ بہتر ہے کہ غریبوں کو صدقہ دینے کے بجائے کسی خرچ کرنے والے کو دے، صدقہ کے بقدر کھانا ہو یا اُس کے مساوی رقم۔)

اس تحفہ اور صدقہ کا مقصد دوسروں تک اپنی خوشی کے دائرہ کار کو بڑھانا اور اپنی خوشی کو بانٹنا بھی ہوتا ہے یہی مقصد بعض فلاحی ادارے نہایت احسن انداز میں پورا کرتے ہیں، جو صدقات کو باعزت طریقے سے درست مصرف تک پہنچاتے ہیں۔

"As sharing one's blessings with others is a source of happiness.Many Jewish communities have established organizations and programs to distribute MatanotLa'evyonim on Purim, ensuring that those in need receive assistance in a dignified and respectful manner." [5]

(اس کا مقصد خوشی کو بڑھانا بھی ہے، کیونکہ دوسروں کے ساتھ اپنی برکات بانٹنا خوشی کا باعث ہے۔ اسی طرح بہت ساری یہودی برادریوں نے عطیات وصدقات کو تقسیم کرنے کے لیے تنظیمیں اور پروگرام قائم کیے ہیں، جو اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ ضرورت مندوں کو باوقار اور باعزت طریقے سے امداد ملے۔)

الغرض اس Purim کے تہوار میں ہر یہودی اپنے دوستوں تک تحائف اور ضرورت مندوں تک صدقات پہنچاتا ہے، تاکہ وہ بھی اُن کے ساتھ خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔ اسی مقصد کے لیے تنظیمیں اور ادارے بھی قائم ہیں۔ یعنی خوشیوں میں شریک کرنے کے لیے تحائف کا تبادلہ ہوتا ہے۔

Special Mitzvah:

Mitzvah یہود کے ہاں ایک نہایت اہم تہوار ہے، اس تہوار کے موقع پر Mitzvah کرنے والے لڑکے یا لڑکی کو انعامات وغیرہ سے نوازا جاتا ہے۔ اس موقع پر نقدی اور عموما قابل منفعت چیزوں کے تحائف دیئے جاتے ہیں، جنہیں سپیشل mitzvah کہا جاتا ہے۔

Bar or bat mitzvah celebrations have become an occasion to give the "celebrant a commemorative gift." [٦]

(mitzvah کی تقریبات جشن منانے والے کو ایک یادگاری تحفہ دینے کا موقع بن گیا ہے۔)

یہ خصوصی تحائف دینے میں آج کل مادی و نقدی اشیاء دی جاتی ہیں، البتہ اہل یہود میں بعض مذہبی رجحان کے حامل لوگ اس موقع پر مذہب کی جانب قلبی جھکاؤ کی خاطر ایسی اشیاء بطور تحفہ دیتے ہیں، جس سے نظریات اعتبار سے فائدہ ہو۔ اس طرح کے تحائف کی مختلف اقسام بیان کی گئی ہیں، جیسے طلیت (نماز کی شال)، رنگین یا چھوٹا کپاہ (ہاتھ کا بنا ہوا)، ید (جو تورات پڑھتے وقت استعمال کیا جاتا ہے)، سبت کی شمعیں، کدوش کپ (یہ سبت کی شمع کی طرح کی چیز ہے)، صدقہ وغیرہ دینا اور ہاتھ سے تیار شدہ زیورات وغیرہ

Terumot:

وہ صدقات یا عطیات جو زمین کی پیداوار سے معاشرہ کے نادار طبقوں یا مکرم لوگوں (پادریوں) پر خرچ کرنے کے لئے الگ کی جاتی ہے، اسے Terumot کا نام دیا جاتا ہے۔ یعنی اس کا اصل مقصد معاشرہ کے لوگوں کی خیرات و صدقات کے ذریعے مدد کرنا ہے۔ یہ Zera'im کی ذیلی مباحث میں سے ایک ہے۔

"It details the laws of terumah (the heave offering) to be given to

the priest in accordance with the biblical injunctions."[7]

(یہ کتاب بائبلی شریعت کی دستاویزات کے مطابق کواہنین کو دینے کے لئے Terumot(حصہ دینا) کے قوانین کی تفصیل بیان میں ہے)

یعنی یہودی قانون میں Terumot کے قوانینکے اعتبار سے فلاحی پیداوار کے ایک حصہ کو متعین کر کرے بطور ہدیہ کاہنوں کو دینے کی بات کی جاتی ہے، جس کا مقصد اصلی کاہنوں کو اس امر میں خود کفیل بنانا ہے، کہ وہ اپنے اہل وعیال اور خاندان کی ذریعہ معاش میں مدد کر سکیں۔ tTerumo کی توضیحات بابلی تالمود میں میں موجود نہیں۔

" (TERUMOT) Heb" ;תְּרוּמוֹת .heave offerings ,("sixth tractate of the order Zera'im, in the Mishnah, Tosefta, and Jerusalem Talmud. There is no Babylonian Talmud on this tractate."[8]

(Terumot یہودیت کے ہاں Zera'im کے ذیلی ابواب میں سے ہے، جس میں زرعی پیداوار سے مخصوص قوانین کو مدنظر رکھتے ہوئے پیداوار کا کچھ حصہ ہدیہ اور تحفہ کے طور پر نکالا جاتا ہے۔ ترومہ کے قانون سے متعلقہ تفصیلات مشنہ، ٹوسفٹا اور یروشملی تالمود میں تو موجود ہیں، مگر بابلی تالمود میں اس سے متعلق تفصیلات کا ذکر نہیں ملتا۔)

زمینی صدقاتی یعنی Terumot کے تفصیلات میں اس کی دو اقسام ذکر کی گئی ہیں، جس میں سے اعلیٰ اور عظیم ت Terumot سے متعلق تفصیلات زیادہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ کاشت کاری سے الگ کرنے والے صدقہ یا عطیہ عظیم ترومہ کہا جاتا ہے۔ ترومہ کی اقسام کی توضیحات پر مفصل بحث کی گئی ہے، البتہ ترومہ کی توضیحات میں مرکز کی حیثیت عظیم (گڈولہ) ترومہ کا حاصل ہے۔

"There were two basic types of terumah: one was the regular heave offering or terumahgedolah ("great terumah") which the Israelites were required to separate from their own crops and to give to the priest;---The tractate gives a precise definition of these two obligations, although its chief subject is the terumahgedolah." [9]

(بنیادی ترومہ کی دو قسمیں تھیں: ایک عظیم ترومہ، جسے اسرائیلی اپنی کاشتکاری سے الگ کر کے پیشواؤں کی خدمت میں دیتے تھے۔۔۔ ترومہ سے متعلقہ ابواب میں دو قسموں کی نہایت دقیق توضیحات اور تعریفات پر گفتگو کی گئی ہے، تاہم اس میں گڈولا (عظیم) ترومہ کو مرکز کی حیثیت حاصل رہی ہے۔)

Terumot یہودیوں کے ہاں ایک مذہبی روایت ہے اور اسے اہم شریعی حکم کا درجہ حاصل ہے، تورات میں اس کی وضاحتیں متفرق جگہوں پر پائی جاتی ہیں۔

"ترومہ گدولا یہودیت میں ایک اہم شریعتی تحریک تھی جو کہیں نہ کہیں تورات میں بیان شدہ ہے۔ اس کے مطابق، ایکا شتکار کو اپنی کاشت کی پیداوار سے خرچ کرنے کے لئے اسرائیل کے کواہنین کے لئے کچھ حصہ علیحدہ کرنا ہوتا تھا۔ یہ ایک

دینی ہدایت تھی جو کہیں نہ کہیں بیان شدہ تھی اور یہودی مذہبی روایات کے لحاظ سے اہمیت رکھتی تھی۔"(۱۰)

مشنہ میں ترومہ کی تفصیلات و توضیحات کو ۱۱ ابواب میں بیان کیا ہے، جن کا خلاصہ درج ذیل ہے:

۱. پہلے باب میں "اُن ۵ لوگوں کا تذکرہ ہے، جو ترومہ نہیں دے سکتے، نیز مختلف حالات میں ترومہ کو منتخب کرنے کے طریقے"
۲. دوسرے باب میں "ترومہ گڈولہ کی درستی کی بابت سے متعلقہ صورتوں کی مزید تفصیل پر ہے اور اس میں ترومہ کو نافذ کرنے کے طریقے"
۳. تیسرے باب میں "ترومہ دینے کے مقامات کی نشاندہی سے متعلق اور اس کے حقوق دینے کی ترغیب سے متعلق"
۴. چوتھے باب میں "عظیم ترومہ اور دسواں حصہ دینے والے ترومہ کے انتخاب اور پیمائش/تول کی بابت"
۵. پانچویں باب میں "مذہبی طور پر پاک و ناپاک ترومہ کے ساتھ دیگر پھلوں کو دینے کی بحث سے متعلق"
۶. چھٹے باب میں "غیر حق دار سے قربانی یا ترومہ کے مال سے فائدہ اُٹھانے کی قیمت یا معاوضہ وصول سے متعلق"
۷. ساتویں باب میں " چھٹے باب کی بحث پر مزید کلام کیا، سابقہ باب کا تسلسل ہے۔"
۸. آٹھویں باب میں "مائع اشیاء کو کب تک بغیر ڈھکے چھوڑا جا سکتا ہے اور اُن کے زہر آلودہ ہونے کی خطرات سے متعلقہ معلومات"
۹. نویں باب میں "ترومہ کی پیداوار والا بیج جان بوجھ کر یا انجانے میں بوئے گیا ہو، تو کیا طریقہ اختیار کیا جائے، سے متعلق"
۱۰. دسویں باب میں "حلال کے حرام ہونے سے متعلق ضوابط اور اُن ذائقوں کی بابت، جو ممنوع کھانوں سے حاصل ہوتے ہیں یا ترومہ کی وجہ سے دیگر کھانے سے روکنا وغیرہ"
۱۱. گیارہویں باب میں "ٹھوس اور مائع ترومہ، جو صاف و ناپاک ہو، کے استعمال کی بابت" گفتگو کی گئی ہے۔(۱۱)

البتہ ٹسفتا میں ترومہ کی تفصیلات ۱۰ ابواب میں بیان کی گئی ہے، جن کی اکثر تفصیلات مشنہ کی توضیحات سے مطابقت رکھتی ہیں۔(۱۲)

خلاصہ

ہدیہ کا تصور بھی تالمود میں باہمی تعلقات کو فروغ دینے کا اہم ذریعہ ہے، جس کی اہم صورتوں میں سکہ کے نصف Shekel کو بطور ہدیہ دینے کا تصور ہے، جو کہ بیس سال سے زائد عمر کے مردوں کو دیا جاتا ہے۔ آج کل سکہ کے نصف کی رقم بھی ہدیہ کر دی جاتی ہے۔ اسی طرح Purim کے موقع پر بھی غریبوں کو تحائف دینے کا رواج ہے، جس کا مقصد خوشی میں دوسروں کو شامل کرنا ہوتا ہے. آج کل مختلف فلاحی ادارے بطریق احسن یہ کام انجام دے رہے ہیں، جس میں باعزت طریقے سے ہدایا کو دوسروں تک پہنچایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ Mitzvih کی رسم کے موقع پر لڑکے اور لڑکی کو تحائف سے نوازا جاتا ہے۔ زمینی پیداوار سے عطیہ دینے کے عمل کو Terumot کا نام دیا جاتا ہے۔

ہبہ سے متعلق اسلامی قوانین:

اسلام کے نظام مالیات کا ایک اہم رکن ہبہ ہے، جس میں کوئی بھی اپنی انفرادی ملکیت کو استعمال کرنے اور آزادنہ حق تصرف پر عمل کرتے ہوئے کسی دوسری شخص کو بلا کسی معاوضہ کے مالک بنا دیتا ہے۔ یہ درحقیقت تحائف، ہدیہ یا عطیہ کی ہی

ایک صورت ہے۔ کسی غریب کو دینے کا مقصد اُس کی ضرورت اور حاجت کو پورا کرنا مقصود ہوتا ہے، بچوں کو دینے کا مقصد شفقت و محبت کا اظہار ،بڑوں کو دینے کا مقصد احترام و تکریم ہوتا ہے۔ دوست اور عزیز و اقارب کو دینے میں محبت و الفت اور باہمی تعاون کو فروغ دینا، نیز اتفاق کے عمل میں عملی اقدامات کی اہمیت پر زور دینا ہوتا ہے۔ کسی کی دلی خوشی یا غمی کو دور کرنے وغیرہ کے لیے بھی تحائف اور ہبہ پر عمل کیا جاتا ہے۔ شریعت مطہرہ میں صدقات کے ساتھ ہبہ ، تحائف و عطایا کے باب و امر پر زور دیا گیا ہے، کیونکہ یہ معاشرتی و سماجی تعلقات کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے اور مذہبی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کا بہترین عکاسی کرتا ہے، نیز اس عمل میں مقصود رضائے الہیٰ ہونے چاہیے۔ ذیل میں ہبہ سے متعلق اسلامی تعلیمات کو مختصر جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

ہبہ کا مفہوم:

لغت میں لفظ عطیہ، تحفہ، تبرع یا کسی پر مہربانی کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

"الْهِبَةُ هِيَ التَّبَرُّعُ بِمَا يَنْفَعُ الْمَوْهُوبَ لَهُ يُقَالُ وَهَبَ لَهُ مَالًا وَهْبًا وَهِبَةً وَمَوْهِبَةً"(١٣)

(لفظ ہبہ یہ تبرع کے معنی استعمال ہوتا، جس سے موہوب لہ فائدہ اُٹھاتا ہے)

یعنی لغوی مفہوم کے مطابق کوئی بڑا کسی کی ضرورت اور منفعت کو پورا کرنے کے لیے کوئی چیز ہدیۃً دی تو اسے ہبہ شمار کیا جاتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کو نوازنا ہبہ کے زمرہ میں آئے گا۔ عطا اور بخشش کے معنی میں یہ لفظ قرآن مجید میں بھی مذکور ہے۔

"یہب لمن یشاء اناثا ویہب لمن یشاء الذکور"(١٤)

(جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے)

اصطلاحی اعتبار سے "ہبہ" کا لفظ ایک مخصوص مفہوم کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ فقہاء کی تعریف کے مطابق فقہ سے مراد اس میں سی دوسرے کو اپنے مال کا مالک بنا شامل ہے۔

"الْهِبَةُ التَّبَرُّعُ بِمَا يَنْتَفِعُ بِهِ الْمَوْهُوبُ لَهُ وَقَدْ يَكُونُ بِالْعَيْنِ وَقَدْ يَكُونُ بِالدَّيْنِ وَقَدْ يَكُونُ بِغَيْرِ الْمَالِ"(١٥)

(ہبہ ایسا تحفہ ہے جس سے موہوب لہ (جس کو ہبہ کیا گیا) وہ فائدہ اُٹھاتا ہے، ہبہ کبھی مخصوص چیز بھی ہو سکتی ہے کبھی رقم کی صورت اور کبھی بغیر مال کی صورت میں ہو سکتا ہے۔)

"الهبة تمليك فی الحياة بغير عوض ولمعرفة احكامها"(١٦)

(اپنی زندگی میں بغیر کسی عوض کے کسی کو مالک بنا دینا ہبہ کہلاتا ہے۔)

الغرض اسلام میں میں ہبہ (تحفہ) دینا ایک انتہائی حوصلہ افزا اور نیک عمل سمجھا جاتا ہے، نیز تحفہ دینے میں کسی منفعت کی امید نہیں رکھنی چاہیے اور نہ ہی احسان جتلانا چاہیے۔ مختلف مواقع پر تحائف وغیرہ دینے کی ترغیب دی گئی ہے۔ مجموعی طور پر، اسلام میں تحائف سخاوت، محبت اور مہربانی کا ایک خوبصورت طریقہ وذریعہ ہے، جو کہ آپسی تعلقات کو مضبوط بنانے اور معاشرتی ہم آہنگی کو فروغ دینے کا باعث ہیں۔

شریعت محمدیہ ﷺ نے تحائف لینے اور دینے کے معاملہ میں بھی اصول وضوابط وضع فرمائے، یعنی اُمت کی رہنمائی فرمائی۔ چنانچہ ہبہ میں ان کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے، جس کی وجہ سے ہبہ درست ہوگا اور اس کے بنیادی مقاصد حاصل ہو گی، ان

اصول وضوابط کو نظرانداز کرنے کی وجہ سے بسااوقات ہبہ کا عمل پایہ تکمیل تک ہی نہیں پہنچ پاتا۔

شریعت محمدی ﷺ میں ارکانِ ہبہ:

اسلامی اقتصادی اور سماجی اعتبار سے ہبہ پر عمل عہد رسالت سے جاری وساری ہے۔اس عمل کو بجاآوری میں کچھ ارکان ہے، جن کی صورت میں یہ عمل درست ہوگااور پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔

"ارکان الهبةثلاثة عاقد وهوا لا واهب ، والموهوب له،وموهوب والمال وصيغة وكل ركن من هذا الاركان له شروط مفصلة مفصلة فى المذاهب"(۱۷)

ہبہ کے بنیاد کی تین شرائط ہیں:

۱. واہب (ہبہ کرنے والا)

۲. موھوب لہ (جس کو ہبہ کیا جائے)

۳. شئ موھوب (جو چیز ہبہ کی جائے)

ہبہ کی تکمیل کے اجزاء اور رکن کی بابت فقہاء عظام کی مختلف آراء ہیں، بعض کے نزدیک ایجاب وقبول کے ذریعے ہبہ مکمل ہوجاتا ہے۔ موہوب پر قبضہ ضروری نہیں، جبکہ بعض کے ہاں ایجاب وقبول کے بعد موہوب پر قبضہ بھی ضروری ہے۔ بعض علماء کرام کے نزدیک نے ہبہ ایجاب وقبول سے منعقد ہوتا ہے اور قبضہ سے اس کی تکمیل ہوتی ہے۔(۱۸)

یعنی ہبہ کی تکمیل کے تین اجزاء ہیں: ۱۔ایجاب ۲۔قبول ۳۔قبضہ

"وَأما ركن الْهبَة فَهُوَ الْإِيجَاب وَالْقَبُول"(۱۹)

(بہرحال ایجاب وقبل ہبہ کے رکن ہیں۔)

جب کہ صاحب ہدایہ کی توضیح کے مطابق قبضہ بھی ضروری ہے۔

"انعقد الإجماع "وتصح بالإيجاب والقبول والقبض" أما الإيجاب والقبول فلأنه عقد، والعقد ينعقد بالإيجاب، والقبول، والقبض لا بد منه لثبوت الملك."(۲۰)

یہ فرق ہبہ کی اقسام کی وجہ سے ہے۔

ہبہ کی صورتیں اور اقسام:

موہوبہ شئی کو موجود ومعدوم کو ملحوظ رکھتے ہوئے اقسام متعین کی گئی ہے۔ ان میں سے ہرایک کی دو دو قسمیں ہیں، موہوبہ چیز اشتراک سے خالی ہوگئی یا نہیں۔اس اعتبار سے ممکنہ صورتیں یہ ہیں:

موجود اور تقسیم وعدم تقسیم کے اعتبار	معدوم اور تقسیم وعدم تقسیم کے اعتبار سے
موجود ہو تقسیم کے قابل ہو، مشترک نہ ہو۔	معدوم ہو، تقسیم کے قابل ہو، مشترک نہ ہو۔
موجود ہو، تقسیم کے قابل ہو اور مشترک ہو	معدوم ہو، تقسیم کے قابل ہواور مشترک ہو۔
موجود ہو، قابل تقسیم نہ ہواور مشترک بھی نہ ہو	معدوم ہو، قابل تقسیم نہ ہو اور مشترک نہ ہو۔
موجود ہو، قابل تقسیم نہ ہواور مشترک ہو	معدوم ہو، قابل تقسیم نہ ہواور مشرک ہو

اس طرح یہ تقریباً ۸ صورتیں بن جاتی ہیں، جن کی وضاحت کتب فقہ میں موجود ہیں، چاروں فقہ میں اس پر مفصل کلام کی گی ہے۔(۲۱)

جو مشترکہ چیز تقسیم کے بعد منفعت کے قابل رہے، اُس کی بابت دو رائے ہیں:

۱. **پہلا مذہب:** امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور ظاہریہ کا ہے، مشترکہ قبل تقسیم چیز، جسے ہبہ المشاع کہا جاتا ہے، کو تقسیم سے قبل ہبہ کرنا درست ہے۔ موہوب پر قبضہ کی صورت میں موہوب لہ مالک بن جائے گا، چاہے کبھی تقسیم عمل بھی نہ آئے۔

۲. **دوسرا مذہب:** حنفیہؒ کا ہے کہ قابل تقسیم مشترکہ شئ کا ہبہ مشترکہ طور پر جائز اور درست نہیں، اُسے الگ کرنا ضروری ہے۔ اگر اشیاء تقسیم کے بعد چیز کا انتفاع باقی نہیں رہتا، تو دو مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ ہبہ مطلقاً درست ہے۔(۲۲)

ہبہ سے متعلق شرائط

- واہب عاقل باغ اور آزاد ہو۔
- واہب شئ موہوب کا مالک ہو۔
- شئ موہوب بوقت ہبہ موجود ہو، اگر اصلاً اور تقدیراً موجود نہیں تو ہبہ درست نہیں۔
- قابل تقسیم اشیاء منقسم اور ممیّز ہوں۔
- شئ موہوب شرعاً قابل انتفاع ہو۔
- موہوب لہ کا موجود ہونا حقیقۃً یا حکماً ضروری ہے، تاکہ شئ موہوبہ پر قبضہ کیا جاسکے۔
- شئ موہوب پر خود موہوب لہ یا اس کے ولی یا وکیل یا وصی کا قبضہ ہو جانا۔۲۳

ہبہ کا حکم:

شئ موہوب پر موہوب لہ کی ملکیت قائم ہو جاتی ہے البتہ یہ عقد لازم نہیں ہوتا بلکہ واہب اگر ہبہ کو فسخ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

"فَثُبُوتُ الْمِلْكِ لِلْمَوْهُوبِ لَهُ غَيْرُ لَازِمٍ حَتَّى يَصِحَّ الرُّجُوعُ وَالْفَسْخُ وَعَدَمُ صِحَّةِ خِيَارِ الشَّرْطِ فِيهَا فَلَوْ وَهَبَهُ عَلَى أَنَّ لِلْمَوْهُوبِ لَهُ الْخِيَارَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ صَحَّتْ الْهِبَةُ إنْ اخْتَارَهَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا"(۲۴)

موہوب لہ کو یہ اختیار تین دن رہتا ہے۔ شروط فاسدہ کی وجہ سے ہبہ باطل نہیں ہوتا۔

ہبہ کے فوائد:

ہبہ ایک سماجی اور اخلاقی اقدار کا حامل عمل ہے۔ جو کہ مختلف طبقات کو متحد کرنے کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ ذیل میں ہبہ کے چند فوائد و ثمرات کو بیان کیا جاتا ہے:

۱. کدورتوں کو دور کرنے کا ذریعہ: ہبہ کے ذریعے دلی نفرتوں کا خاتمہ ہوتا ہے اور لوگوں ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہیں، جو اتحاد کا باعث بنتا ہے، معاشرتی اعتبار سے ایک دوسرے کے سہارا بننا شروع ہو جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ہدیہ اور تحائف کو رنجشیں دور کرنے کا ذریعہ بتایا ہے۔(۲۵)

۲. اجر و ثواب کا باعث: ہبہ کا مقصد رب کائنات کی رضا اور خوشنودی ہوتا ہے، تو اُس کا اجر ثواب بھی اُسی طرح ہوگا۔ یہ صدقہ کا

اعلیٰ درجہ ہے، صدقہ کے اجر وثواب پر قرآن کریم کی متعدد آیات شاہد ہیں۔

۳. اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ذریعہ: ہبہ کے ذریعے سے انسانیت کی ضروریات پوری ہوتی ہے، اُن محتاجی سے بچانا ہوتا ہے، محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر، چنانچہ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور انعامات کی بارش ہوتی ہے۔

۴. محبت والفت کو پھیلانے کا ذریعہ: ایک عمدہ معاشرہ میں آپسی تعلقات نہایت اہمیت کے حامل ہیں، جس میں محبت والفت نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ہدایا کے ذریعے محبت والفت زیادہ ہوتی ہے۔

ہدایا کے ذریعے جب لوگوں کی ضروریات پورا ہونے لگے گی تو وہ ضروریات کے حصول میں جرائم وغیرہ کی جانب متوجہ نہیں ہوگئے، اس طرح معاشرہ امن وسکون کا گہوارہ بن جائے گا اور اس طرح معاشرہ میں اسلامی اقدار کو بھی فروغ ملے۔ تعلیمات اسلامیہ پر لوگ عمل پیرا ہوگے، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ رزق میں برکت اور اضافہ فرماتے ہیں۔

خلاصہ

اسلامی مالیاتی واقتصادی نظام میں ہبہ کو نہایت اہم مقام حاصل ہے۔اس میں ایک شخص اپنی مملوکہ چیز کسی دوسرے شخص کے کلیۃً تصرف میں دے دیتا ہے۔ اس عمل کو ہبہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ موہوبہ شئے کے تمام حقوق موہوب لہ (جسے ہبہ کیا جائے) کے ہو جاتے ہیں۔ وہ اُس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے، ایسا ممکن ہے کہ اُسے نقصان کا سامنا کرنا پڑے، چنانچہ شریعت اس عمل کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے کچھ اصول مقرر فرمائے، تاکہ نہ ہی موہب کو کوئی نقصان ہو اور نہ ہی موہوب لہ کو مستقبل میں کسی نقصان کا سامنا کرنا پڑے۔ نیز اس کی فضیلت اور اہمیت آپ ﷺ کے فرامین سے مزید واضح ہو جاتی ہے۔ رحمت عالم ﷺ نے ہدیہ قبول کرنے اور ہدیہ کرنے کی اُمت کو ترغیب فرمائی، مال قلیل کو بھی ہدیہ کیا جاسکتا ہے، یہ عمل لوگوں کی ضرورت اور حاجت کو پورا کرنے میں معین ومددگار ہے۔

صدقہ وہبہ سے متعلقہ تالمود اور اسلامی قوانین کا تقابلی مطالعہ

ادیان میں لوگوں کے معاشرہ میں مقام کو بہتر کرنے اور اُن کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اپنے ماننے والوں کو مالیات نظام اور تعلیمات سے مہیا کی ہے، جس کا مقصد بالخصوص سوسائٹی کے نادار، فقیر، مسکین، ضرورت مند طبقہ کی حاجات کو پورا کرنا ہوتا ہے۔ یہ عمل حکومتی سطح پر سوسائٹی کے افراد انفرادی سطح پر بجالاتے ہیں۔ چنانچہ تالمود اور اسلامی تعلیمات میں ہدایا اور تحائف وغیرہ کا عمل موجود ہے، جس کے مالی ضروریات کو پورا کیا جاتا ہے۔

یہ عمل سماجی، اخلاقی، معاشرتی، مذہبی پہلو کے اعتبار سے نہایت اہمیت کے حامل ہے، جس کی وجہ افراد میں اتحاد واتفاق پیدا ہوتی ہے، تعلقات کو مضبوط بنانے، خیر خواہی کے جذبات پیدا کرنے، لوگوں کو خوشحال بنا کر اُنہیں معاشرہ کو سنوارنے میں ہم پلہ بنانے، اُنہیں معاشرتی وسماجی ذمہ داریوں سے روشناس کروانے، معاشرہ امن وامان کو بحال کرنے، جان ومال کی حفاظت، جرائم کی روک تھام جیسے اہم امور میں ان کا کردار مسلم ہے، چنانچہ ذیل میں ہبہ، ہدایہ اور تحائف وغیرہ سے متعلق تالمود اور اسلامی قوانین کا تقابلی جائزہ پیش کیا جاتا ہے، جس نے صدقہ وہبہ کی بابت دونوں تعلیمات کی مقصدیت، موافقت جیسے پہلوؤں سے آگاہی حاصل ہوگئی۔

مقصد کے اعتبار سے تقابل:

تالمود کی روسے صدقہ اور ہبہ کا بنیادی مقصد خداوند کی خوشنودی، انسانیت کے پیدائش کے خداوند کے احسان کا پرچار،

انہیں احسان کی بجائے ذمہ داری سمجھنا، کمیونٹی کی ضروریات کو پورا کرنا، خوشیوں میں غریب لوگوں کو شریک کرنا، بطور شکرانہ اسے بجالانا (مصر سے آزادی کی وجہ سے)، محبت والفت کو پھیلانا اور اخلاقی ذمہ داری کی عکاسی کرنا ہے۔

اسلامی تعلیمات کی رو سے صدقہ اور ہبہ کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کا حصول، قرب خداوندی کا ذریعہ سمجھنا، محبت والفت، بھائی چارے کو فروغ دینا، معاشرہ کو جرائم سے پاک کرنا، رواداری وخیر خواہی کی درس دینا، مسلمانوں کی ضروریات کو پورا کرنا، غیر مسلموں کو اسلام کی جانب راغب کرنا، نئے مسلمانوں کی مالی ضروریات کو پورا کرنا، اخلاقی وسماجی ذمہ داری کو پورا کرنا، بطور شکرانہ (اللہ تعالیٰ کے شکر کے طور پر) اور انسانی فلاح وبہبود سے اہم امور شامل ہیں۔

مقصد کے اعتبار سے دونوں مذاہب کی تعلیمات اگرچہ برابر ہیں، البتہ اسلام میں ہر نیکی وبھلائی کے کام کو صدقہ میں شمار کیا ہے، جس میں اخلاصِ نیت کا کردار سب سے زیادہ ہے۔ نیت کی وجہ سے ہر عمل صدقہ بن سکتا ہے۔

قانون کی بنیاد کے اعتبار سے تقابل:

تالمود کی رو سے ہبہ کی بنیاد زبانی روایات پر ہیں، جنہیں ہیکل ثانی کے بعد مرتب کیا گیا۔ تالمود میں اس کی توضیحات zedakah کے ذیل میں بیان کی گئیں ہیں۔

اسلامی تعلیمات میں ہبہ کی اساس قرآن کریم اور سنت رسول ﷺ ہیں اس عمل کے حسن تکمیل اور تفصیلات پر محدثین وفقہاء عظام نے نہایت مفصل بحثیں کیں، جو عمل کی درستی میں بنیادی اہمیت کی حامل ہیں۔

طریقہ کار کے اعتبار سے تقابل:

تالمود کے رو سے ہدیہ پر عمل مخصوص اوقات یا مخصوص ایام میں کیا جاتا ہے، جیسے پھلوں میں پہلے پھل کو الگ کر کے دینا، جس میں اُسے یروشلم کلیسا لے جانا ضروری ہے۔ اسی طرح مخصوص تہوار وغیرہ پر ہدیہ دینے کا رواج ہے، جس میں مذہب سے تعلق مضبوط کرنے کے لیے بعض اوقات تورات بھی بطور ہدیہ دی جاتی ہے۔ اسی طرح Terumot, Shekel وغیرہ میں بھی مخصوص طریقہ کار پر عمل ضروری ہے۔

اسلامی تعلیمات میں ہبہ کے تصور میں بعض صورتوں میں شرعی احکام پر من وعن عمل ضروری ہے۔ دنیاوی مقاصد کے حصول کا ذریعہ نہ ہو، اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو اور اس میں وقت اور محل کی کوئی قید نہیں۔ اس میں عمومیت ہے، جب چاہو، جس وقت چاہو دے سکتے ہو۔

مصرف کے اعتبار سے تقابل:

تالمود کی رو سے ہبہ کا مصرف یہودی کمیونٹی کے غریب ومحتاج لوگ، ربی، لاوی ہیں، البتہ عصری اعتبار سے یہ میں کچھ فرق نظر آتا ہے۔ واللہ اعلم

اسلامی تعلیمات کے رو سے ہبہ ہر ایک کو دے سکتے ہیں، مگر ذاتی مفاد وغرض نہیں ہونی چاہیے، اس میں امیر وغریب کی کوئی قید نہیں۔

وسعت کے اعتبار سے تقابل:

تالمود میں بیان شدہ ہبہ کے قوانین مخصوص اوقات اور حالات کے ساتھ خاص ہیں۔

اسلامی تعلیمات میں ہبہ کے تصور میں عمومیت ہے، کسی وقت، مکان، حالت اور مقدار کے ساتھ خاص نہیں، جن کا فائدہ دنیا سے رخصت ہونے کے بعد بھی ملتا رہے،البتہ ہبہ میں ہر ایک کو نقصان سے بچانے کے لیے اصول وضوابط مقرر کیے، جن پر عمل ضروری ہے۔

تالمود اور ہبہ

صورتیں	حکم/عمل کی وجہ	شرائط وضوابط	مقصد	عصری صورت حال
مخصوص مواقع ہدیہ دینا، ہے۔	عمل ضروری ہے/ خدا کی خوشنودی، تشکر کا اظہار، اخلاقی و مذہبی فریضہ،	پہلا پھل ہو،یروشلم لایا جائے، خاص رسموں پر دینا، سکہ کا نصف شیکل وغیرہ	ضروریات زندگی کی فراہمی، محبت والفت پیدا کرنا، خوشیوں میں سب کو شامل کرنا	اس پر عمل کیاجارہا ہے،جس کے لیے فلاحی ادارے بھی قائم ہیں۔

اسلامی تعلیمات اور ہبہ

صورتیں	حکم/عمل کی وجہ	شرائط وضوابط	مقصد/مصارف	عصری صورت حال
ہبہ/ہدیہ	مستحب ہے/ رب کی خوشنودی، نبی کریم ﷺ کے طریقہ پر عمل	ہبہ کی بیان شدہ شرائط وضوابط پر عمل ضروری ہے، فقط حرام مال نہ ہو۔	ضروریات کو پورا کرنا،اتحاد واتفاق،اخلاقی ذمہ داری/ غریب ونادار اور تمام فلاحی امور	عمل کیاجارہاہے

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

(1)Fonfeder, Robert, Mark P. Holtzman, and Eugene Maccarrone. "Internal controls in the Talmud: The Jerusalem temple." Accounting Historians Journal 30, no. 1 (2003): 73-93.

(2)Baumgarten, Jean. "Prayer, ritual and practice in Ashkenazic Jewish society: The tradition of Yiddish custom books in the fifteenth to eighteenth centuries." StudiaRosenthaliana 36 (2002): 121-146.
(3)Monroe, Christopher M. "Money and trade." A Companion to the Ancient Near East (2005): 155-68.
(4)Rubenstein, Jeffrey. "Purim, liminality, and communitas." AJS review 17, no. 2 (1992): 247-278.
(5)Joseph, Norma Baumel. "Food Gifts (Female Gift Givers): A Taste of Jewishness." Women, Religion, and the Gift: An Abundance of Riches (2017): 129-138..
(6)Schecter, Karen Aket, The Most Meaningful Bar and Bat Mitzvah Gifts Ever, https://theaestheticsense.com/the-most-meaningful-bar-and-bat-mitzvah-gifts-ever-ethical-sourcing-and-becoming-a-child-of-the-commandments/, Date:4/16/2023, Time: 2:00 Am
(7)Lev, 22:10–14
(8)Jacob Neusner, The Mishnah: A New Translation (New Haven: Yale University Press, 1988), vol. 3, pp. 161-178.
(9)Furstenberg, Yair. "Defilement penetrating the body: a new understanding of contamination in Mark 7.15." New Testament Studies 54, no. 2 (2008): 176-200.
(10)Numbers 18:24-28
(11)Urbach, Ephraim E.. "The Derashah as the Basis for the Halakhah and the Problem of the Sofrim." In Classic Essays in Early Rabbinic Culture and History, pp. 281-302. Routledge, 2018.
(12)Mandel, Paul. "The Tosefta." The Cambridge History of Judaism 4 (1984): 316-35.

[13] المطرزی، ناصر بن عبدالسید، المغرب فی ترتیب المعرب، دارالکتب العربی، بیروت، ن م، ص: ۴۹۷؛ شمس الدین البعلی، المطلع علی الفاظ المقنع، مکتبہ السوادی، ن م، ۲۰۰۳ء، ص: ۳۵۲

[14] الشوری: ۴۹

[15] النسفی، عمر بن محمد، نجم الدین، طلبۃ الطلبۃ فی الاصطلاحات الفقھیۃ، مکتبہ المثنی، بغداد، ۱۳۱۱ء، ص: ۳۵۰

[16] ابن قدامہ، معجم الفقہ الحنبلی ملخص کتاب المغنی، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ن م، (۱۰۱۳/۲)

[17] الجزیری، عبدالرحمٰن بن محمد، الفقۃ علی المذھب الاربعۃ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۲۰۰۳ء، (۲۵۷/۳)

[18] الکاسانی، بدائع الصنائع، (۵۱۱/۶)

[19] السمرقندی، محمد بن احمد، تحفۃ الفقھاء، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۹۴ء، (۱٦۰/۳)

[20] المرغینانی، علی بن ابی بکر، الھدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی، (۲۲۲/۳)

[21] تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: سابقہ حوالہ جات صفحہ مذکورہ؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی، (۲٦۲/۳) شہاب نعمت خان اور محمد عبدالعلی کا مقالہ بعنوان "ہبہ مشاع اور غیر مشاع"، م، راحت القلوب، ج: ۳، ش: ۲، جولائی۔ دسمبر ۲۰۱۹ء،

[22] ابن الھمام، فتح القدیر، (۲۷/۹)؛ الکاسانی، بدائع والصنائع، (۱۷۰/۵)

[23] سید سابق، فقہ السنہ، دارالکتب العریب، بیروت، ۱۹۷۷ء، (۵۳۸/۳)؛ مجموعہ قوانین اسلام، (۹۴٦/۳)

[24] البلخی، نظام الدین، الفتاوی الھندیہ، دارالفکر، بیروت، ۱۳۱۰ء، (۳۷۵-۳۷۴/۴)

[25] القشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۱۰۳۰